سوال

مطلقة عورت كا دوران عدت رشتہ طلب كرنا

جواب

لحمد للہ.

ں :

يا تو صريح طور پر رشتہ طلب كيا جاتا ہے يا پھر تعريض كے طور پر.

: ايسے الفاظ استعمال كيے جائيں جو نكاح كے علاوہ كسى اور معانى پر محتمل نہ ہوں، مثلا: كہا جائے :

رى عدت ختم ہو جائيگى تو ميں تجھ سے نكاح كر لوں گا، يا پھر اس عورت كے ولى سے صريحا اس عورت كا رشتہ طلب كيا جائے.

يسے الفاظ استعمال كيے جائيں جو منگنى وغيرہ كے معانى كا احتمال ركھتے ہوں، مثلا كوئى شخص كہے: آپ جيسى عورت كى رغبت كى جاتى ہے، يا ميں بيوى كى تلاش ميں ہوں، يا ہو سكتا ہے اللہ تعالى تيرے پاس خير و بھلائى لے آئے يا روزى لے آئے اس طرح كے الفاظ استعمال كرنا.

م :

رت كے ساتھ صريح الفاظ كے ساتھ رشتہ طلب كرنا جائز نہيں، چاہے طلاق رجعى والى عورت ہو يا پھر طلاق بائن والى عورت، يا پھر بيوگى كى عدت ميں ہو.

ن تعريض كے الفاظ تفصيل طلب ہيں :

1 اگر تو عورت طلاق رجعى كى عدت ميں ہو تو پھر اس تعريض كے الفاظ ميں بھى رشتہ طلب كرنا جائز نہيں؛ كيونكہ رجعى طلاق والى عورت ابھى تک اس كى بيوى ہے.

سبحانہ و تعالى نے رجعى طلاق والى عورت كے بارہ ميں فرمايا ہے :

ان كے خاوند انہيں واپس لانے كى زيادہ حقدار ہيں اگر وہ اصلاح كا ارادہ ركھتے ہوںالبقرۃ (228).

اس آيت ميں اللہ سبحانہ و تعالى نے رجعى طلاق دينے والے شخص كو بعل يعنى "خاوند" كا نام ديا ہے، تو پھر يہ كيسے ہو سكتا ہے كہ كوئى شخص كسى ايسى عورت كو شادى كا پيغام دے جو كسى دوسرے شخص كى عصمت و نكاح ميں ہو.

2 اور اگر عورت خاوند فوت ہونے كى عدت ميں ہو يا پھر تين طلاق كى عدت بسر كر رہى ہو، يا پھر خاوند يا بيوى ميں كسى عيب كى بنا پر فسخ نكاح كى عدت ميں ہو يا كسى اور سبب سے فسخ نكاح كى عدت گزار رہى ہو تو اس كا تعريض كے الفاظ ميں رشتہ طلب كرنا جائز ہے، ليكن صريح الفاظ كے ساتھ جائز نہيں.

يض كے الفاظ كے جواز پر درج ذيل فرمان بارى تعالى دلالت كرتا ہے :

م اشارۃ كنايۃً ان عورتوں سے نكاح كى بابت كہو، يا اپنے دل ميں پوشيدہ ارادہ كرو، اللہ تعالى كو علم ہے كہ تم ضرور ان كو ياد كرو گے، ليكن تم ان سے پوشيدہ وعدے نہ كر لو، ہاں يہ اور بات ہے كہ تم بھلى بات بولا كرو، اور جب تک عدت ختم نہ ہو جائے عقد نكاح پختہ نہ كرو، جان لو كہ اللہ تعالى تمہارے دلوں كى باتوا

خ سعدى رحمہ اللہ اس كى تفسير ميں كہتے ہيں :

كم اس عورت كے بارہ ميں ہے جس كا خاوند فوت ہو چكا ہو يا پھر جسے طلاق بائن ہو چكى ہو اور وہ عدت ميں ہو تو اسے طلاق بائن دينے والے كے علاوہ كسى اور شخص كے ليے صريح الفاظ ميں نكاح كا كہنا جائز نہيں.

اس فرمان بارى تعالى :

لن تم ان سے پوشيدہ وعدے بھى نہ كرو.

سے بھى يہى مراد ہے كہ يعنى منگنى كے وعدے نہ كرو.

انہ و تعالى نے گناہ ساقط كر ديا ہے، ان دونوں ميں فرق يہ ہے كہ : صريح الفاظ نكاح كے علاوہ كسى اور معانى كے محتمل نہيں، اس ليے اللہ تعالى نے حرام كيا ہے كہ كہيں وہ نكاح ميں جلد بازى نہ كر لے اور اپنى عدت ختم ہونے ميں جھوٹ نہ بول دے، اور دوران عدت كسى اور سے وعدہ نہ كر كے اپنے پہلے خاو

اور اشارہ كنايہ يہ ہے كہ : جو نكاح وغيرہ كے معانى ركھتا ہو، يہ بائنہ عورت كے ليے جائز ہے مثلا كوئى شخص اسے كہے ميں شادى كرنا چاہتا ہوں، ميں چاہتا ہوں كہ عدت ختم ہونے كے بعد تم مجھ سے مشورہ كرنا يا اس طرح كے دوسرے الفاظ استعمال كرے تو يہ جائز ہيں كيونكہ يہ تصريح نہيں.

ں كا قوى دافع ہے، اور اسى طرح كسى عدت والى عورت كے متعلق اپنے دل ميں ركھنا كہ جب اس كى عدت ختم ہو جائے تو وہ اس سے شادى كريگا، اسى ليے اللہ سبحانہ و تعالى نے فرمايا :

يا پھر تم اپنے دلوں ميں پوشيدہ ارادہ كرو.

لوئى حرج نہيں، عقد نكاح كے ابتدائى امور ميں يہ تفصيل ہے، رہا عقد نكاح تو عدت ختم ہونے سے قبل حلال نہيں :

"حتى كہ عدت ختم ہو جائے" انتہى

ں (106).

ى (112/7) الموسوعۃ الفقھيۃ (191/19).

واللہ اعلم.